149359 ـ خاوند مار مار كر لہولہان كر ديتا ہے كيا اپنى حفاظت كے ليے پوليس سے مدد حاصل كر سكتى ہے

سوال

ميرى ايك ايسے شخص سے شادى ہوئى ہے جب وہ غصہ ميں ہو تو بہت سخت ہو جاتا ہے اور مجھے زدكوب كرتا ہے حتى كہ مجھے زخم آ جاتے ہيں اور خون نكلنے لگتا ہے تو كيا اس حالت ميں اپنى حفاظت كے ليے ميں پوليس سے مدد طلب كر سكتى ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

خاوند پر واجب ہے كہ وہ اپنى بيوى كے ساتھ حسن معاشرت سے پيش آئے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم ان كے ساتھ حسن معاشرت سے پيش آؤ، اور اگر تم انہيں ناپسند كرو تو ہو سكتا ہے كہ تم كسى چيز كو ناپسند كرو اور اللہ تعالى اس ميں خير كثير پيدا كر دے النساء (19).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" عورتوں كے ساتھ بہتر سلوك كيا كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (3331) صحيح مسلم حديث نمبر (1468).

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہے، اور ميں تم ميں سے اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہوں "

سنن ترمذى حديث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1977) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں

اسے صحیح قرار دیا ہے.

خاوند کے لیے بیوی کو مار مار کر لہولہان کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ اسے اتنی اذیت و تکلف سے دوچار کرے، کیونکہ یہ ظلم اور زیادتی ہے اور اس سے خاوند گنہگار ہوگا اس لیے کہ اصل میں مسلمان کی عزت اور مال اور خون جسم و جان یہ سب کو حرمت حاصل ہے، لہذا اسے اسی صورت میں اور اسی وقت مارا جا سکتا ہے جس میں شریعت نے اجازت دی ہو اور وہ بھی ہلکی سی، اور پھر اس وقت کہ جب خدشہ ہو کہ بیوی اطاعت سے باہر جا رہی ہو اور اسے وعظ و نصیحت کرنے اور اسی طرح اسے بستر میں علیحدہ چھوڑنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا ہو تو پھر ہلکی سے مار ماری جا سکتی ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا:

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ دن کونسا ہے ؟

صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا یہ یوم النحر نہیں ہے " (یعنتی دس ذوالحجہ) ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ کونسا شہر ہے ؟

کیا یہ بلد حرام نہیں ؟

ہم نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقینا تمہارے خون اور تمہارے مال، اور تمہاری عزتیں اور تمہاری جلدیں تم پر حرام ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح تمہارے اس دن کی تمہارے اس مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں اس دن کی حرمت ہے، خبردار کیا میں نے پہچا دیا ؟

ہم نے عرض کیا: جی ہاں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا "

ابشاركم: یہ بشرة کی جمع ہے جس کے معانی انسانی جلد اور چمڑے کا ظاہر ہے.

دوم:

اگر مذکورہ طریقہ سے ہی خاوند اپنی بیوی کو زدکوب کرتا رہے تو بیوی کے لیے اپنے آپ سے ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہو جاتا ہے، اور اسی طرح خاوند کے ظلم و زیادتی سے بچنے کے لیے اسے پولیس میں رپورٹ کرنا بھی جائز ہو جائیگا، تا کہ وہ اس سے آئندہ بیوی کو زدکوب نہ کرنے کا عہد لے سکیں، اور اگر اس نے دوبارہ ایسا کیا تو وہ اسے قید کر دیں گے جیسا اسٹام بھی لکھوا سکتے ہیں.

لیکن جس ملك میں آپ رہتی ہیں اس ملك کے قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو سکتا ہے خاوند کو ایسی سزا بھی دی جائے جو حلال نہیں ہے، مثلا خاوند کو اپنے گھر میں داخل نہ ہونے کی سزا، یا پھر گھر کے قریب بھی نہ جانے دینا یا گھر کا فیصلہ بیوی کے حق میں کر دیا جائے، یا پھر کچھ مدت کے لیے خاوند کو قید کر دینا جو اس کے جرم کی سزا سے زائد ہو.

اس لیے ہم آپ کو یہ مشورہ نہیں دیتے کہ آپ ابتدا میں ہی پولیس میں رپورٹ کریں، بلکہ آپ پہلے اپنا معاملہ اسلامك سنٹر یعنی لندن کے اسلامکت سینٹر میں لے جائیں ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اسلامك سینٹر والوں کے ہاتھوں آپ دونوں کی صلح کرا دے.

اور آپ کا ان سے رابطہ کرنے میں خیر و بھلائی اور استقرار کا باعث بنے، اور ہو سکتا ہے وہ آپ کو پولیس میں رپورٹ کرنے اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات کے سلسلہ میں کوئی اہم مشورہ دیں سکیں اور نصیحت کریں.

اور اگر خاوند کی حالت تبدیل نہیں ہوتی اور آپ اس سے طلاق لینے کی رغبت بھی نہیں رکھتی تو پھر پولیس رپورٹ کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں خاوند پر کوئی ظالمانہ سزا نہیں ہونی چاہیے.

اور اگر فرض کریں کہ آپ کے حق میں کوئی ایسا فیصلہ کر دیا جائے جو آپ کے لیے جائز نہیں مثلا خاوند کو گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا جائے، تو پھر آپ کے لیے اس حکم پر عمل کرنا جائز نہیں.

کیونکہ حاکم کا حکم ـ اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو ـ کسی حرام چیز کو حلال نہیں کر سکتا، اور نہ ہی کسی حلال چیز کو حرام کر سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کو ہدایت نصیب کرے، اور اس کی حالت کی اصلاح فرمائے اور آپ دونوں کے معاملہ میں بہتری فرمائے.

والله اعلم .